جلد ۳ | ۲۸ وفا ۱۳۲۸ ش | ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۷۲

تعمیر پاکستان کے لئے وحدت مقصد، آہنی عزم، ان تھک اور مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے

عید الفطر کی تقریب سعید پر والاحضرت گورنر جنرل پاکستان کا پیغام تہنیت

کراچی ۲۷ جولائی۔ آج ریڈیو پاکستان سے والاحضرت الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے اہالیان پاکستان کے نام عید الفطر کی تقریب سعید پر پیغام عید نشر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان اب خدا کے فضل سے روز بروز مستحکم ہوتا جا رہا ہے۔ استحکام کا زمانہ بس ختم ہونے کو آیا۔ بنیاد مضبوط ہو چکی۔ اب تعمیر کا دور شروع ہے۔ لیکن یہ مرحلہ آسان نہیں۔ اس کے لئے آہنی عزم۔ وحدت مقصد۔ ان تھک اور مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے۔ انہی چیزوں سے ہمیں یہ نعمت حاصل ہوئی۔ اور انہی کے بل پر گزشتہ دو پُر آشوب سال گزرے۔ یہ وقت تن آسانی اور ذاتی مفادات کے پیش نظر سیاسی چالوں کا نہیں بلکہ بے نفسی سے بے غرض خدمت کرنے کا ہے۔

والاحضرت نے فرمایا رمضان المبارک ختم ہوا۔ کل مسرتوں اور شادمانیوں کا دن ہے۔ میں اس تقریب پر اہالیان پاکستان کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں کہ اللہ ہر ایک کی قسمت میں عید کی سچی خوشی کرے۔

آپ نے فرمایا گزشتہ عید کے پیام میں حضرت قائداعظم نے اس امید کا اظہار کیا تھا کہ اگلے ماہ صیام تک انشاء اللہ مہاجرین کی بحالی و آبادکاری کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور میں بعد مسرت یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کی امیدیں بہت حد تک پوری ہو چکی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام مہاجرین کو تا حال حسب دلخواہ آباد نہیں کیا جا سکا۔ لیکن کیمپ خالی ہو چکے ہیں۔ اور ان کی اکثریت کو زمین اور کسب معاش کے ذریعے میسر آ چکے ہیں۔ گو بعض کو ابھی اپنے نئے ماحول سے مانوس ہونے میں دقت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا انہیں اطمینان میسر آتا جائے گا۔

مختصر ــ لیکن ــ اہم

ــ مظفر آباد ۲۷ جولائی۔ آزاد کشمیر حکومت نے غریب کشمیری مہاجرین میں عید کی تقریب پر ۸ لاکھ ۷۵ ہزار روپے کا کپڑا مفت تقسیم کیا ہے۔

ــ قاہرہ ۲۷ جولائی۔ آج مصر کے طول و عرض میں حسین سری پاشا کے ترتیب وزارت پر اظہار مسرت کیا گیا۔ یاد رہے کہ حسین سری پاشا کی وزارت میں چار رکن نحاس پاشا پارٹی کے بھی شامل ہیں۔

ــ یوروشلم ۲۷ جولائی۔ کل اتحادی قوموں کے ص

ــ کراچی ۲۷ جولائی۔ روس کے تجارتی وفد نے آج پاکستان کے وزیر صنعت و تجارت سے ملاقات کی اور شعبہ تجارت کے اکابر سے ملکر اپنے تین ہفتے کے قیام کا پروگرام تیار کیا۔

صلح کے سمجھوتے کا مسودہ تیار ہو گیا

کراچی ۲۷ جولائی۔ آج کشمیر میں عارضی صلح کے لئے حدود کے تعین پر بات چیت کرنے والے پاکستان و ہندوستان کے فوجی وفدوں نے کشمیر کمیشن کی عارضی کمیٹی سے ملاقات کی۔ اور اس ملاقات میں اس سمجھوتے کا مسودہ تیار کیا۔ جس پر کل دونوں وفد پہونچے تھے۔ دونوں وفد آج دس بجے رات پھر کمیشن کی سب کمیٹی سے ملیں گے۔ اس اجلاس میں اس مسودے پر دونوں وفدوں کے لیڈر اور سب کمیٹی کے صدر دستخط کریں گے۔ اس کے بعد یہ تیار شدہ مسودہ دونوں حکومتوں کو توثیق کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان کا فوجی مشن کل نئی دہلی واپس چلا جائے گا۔

ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

ادارہ الفضل اپنے قارئین کی خدمت میں عید الفطر کی تقریب سعید پر ہدیہ مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس تقریب سعید کی برکات سے متمتع ہونے کا موقعہ دے۔ آمین

نیز چونکہ عید کی وجہ سے کل دفتر الفضل بند رہے گا لہذا جمعۃ المبارک کا پرچہ شائع نہیں ہوگا

ــ کوئٹہ ۲۷ جولائی۔ خبر آئی ہے ریاست قلات کے وزیر اعظم خان یوسف خان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے خان قلات نے آپکا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

کراچی اور ڈھاکہ کے مابین ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ

کراچی ۲۷ جولائی۔ آج تیسرے پہر کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان براہ راست ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ پاکستان کے رکن مواصلات آنریبل سردار عبدالرب نشتر نے اس تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ آج سے ڈھاکہ کے علاوہ کراچی کا لندن اور امریکہ کے درمیان بھی براہ راست ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔ افتتاح سے پہلے پاکستان کے رکن مواصلات اور مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین کے درمیان پیغامات تہنیت کا تبادلہ ہوا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان اب ٹیلیفون کی حال کی شرح کم کر کے صرف ۱۶ روپے کر دی گئی ہے۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدوں پر دس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

ڈھاکہ ۲۷ جولائی۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے کل ڈھاکہ سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا میری حکومت ان علاقوں پر دس لاکھ سے زائد روپیہ خرچ کرے گی جنہیں سیلاب سے نقصان پہونچا ہے۔ آپ نے کہا صوبے کے عام حالات اب بڑی تیزی کے ساتھ معمول پر آ رہے ہیں۔ چاول کے نرخ میں اب دس روپے کی کمی آ گئی ہے۔ اور حکومت کے پاس اس قدر اناج کے ذخیرے باقی ہیں۔ جن سے وہ نہایت تسلی بخش طور پر غریب طبقوں کو اناج مہیا کریگی۔ آپ نے پٹ سن پیدا کرنے والوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ فی الحال اپنے ذخیروں کو محفوظ رکھیں تاکہ حکومت پٹ سن کی قیمتوں میں کمی کو دور کرنے کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

قوموں کی برادری میں ہمارا مقام

لاہور ۲۷ جولائی۔ میکسیکو کانفرنس میں شرکت اور میکسیکو طریق تعلیم کے مطالعے کے بعد آج لاہور میں بیان دیتے ہوئے پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر اے ایس بخاری نے کہا پاکستان نے قوموں کی برادری میں ایک نہایت ہی ممتاز مقام پیدا کر لیا ہے۔ نظریات کی سنجیدگی۔ سیاسی سوجھ بوجھ اور اس کے عزم نے دنیا کی نظروں میں پاکستان کا ایسا وقار قائم کر دیا ہے۔ جو کبھی فنا نہ ہوگا۔ آپ نے کہا یہی وجہ تھی۔ کہ بڑی طاقتوں کے بعض اختلافی امور کے سلجھانے والے جلسوں کی صدارت کی پیشکش پاکستان کو کی گئی۔

آپ نے کہا میکسیکو کا طریق تعلیم نہایت اچھا اور پاکستان کے موافق ہے۔ امید ہے اس کے رائج ہونے سے قومی تعمیر اور معاشرتی و ثقافتی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔

ص اجلاس میں یہودی نمائندے نے اس بات پر زور دیا۔ کہ چونکہ عرب میں اسلحہ بندی کا رجحان عام بڑھ رہا ہے۔ لہذا اسلحہ کی درآمد پر جو پابندی لگائی گئی ہے۔ اس پر نظر ثانی ہونی چاہیئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دلیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

امریکہ جیسے ترقی یافتہ اور مہذب ملک میں بھی کالے اور گورے کا امتیاز نمایاں طور پر موجود ہے۔ اور بالخصوص امریکن چرچ اس غیر مناسب تفریق کو ہوا دیکر اس بات پر مہر کر چکا ہے کہ عیسائیت کی تعلیم جنسی نسلی امتیاز کو عملاً دور کرنے میں بُری طرح ناکام رہی ہے۔ دنیا کو اس تفریق سے نجات صرف اور صرف اسلام کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے۔ اور اس ذہنیت کا علاج کہ جسکے ماتحت پسماندہ اقوام کو محض نسلی برتری کے بل پر حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسلام کی پیشکردہ مساوات کے سوا اور کہیں نہیں ہے۔ چنانچہ آج ولایات متحدہ امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اس امتیاز کو عملاً مٹانے میں ثمرور ثابت ہو ہو کر دنیا پر اسلامی تعلیمات کی برتری کو ثابت کر رہی ہیں۔

اسلام کی پیشکردہ مساوات ہی امریکہ میں موجودہ نسلی منافرت کا واحد علاج ہے

فی زمانہ جماعت احمدیہ کی بارآور مساعی اس حقیقت پر زندہ گواہ ہیں۔

(الفضل کے سٹاف رپورٹر سے)

نرا لا فیشن

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امام مسجد احمدیہ شکاگو نے جو ولایات متحدہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے انچارج بھی ہیں گزشتہ دنوں اپنے قیام لاہور کے دوران میں الفضل کے نامہ نگار خصوصی کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ امریکی باشندوں کا خدا اور مذہب کی طرف رجحان بہت کم ہے۔ اور جو لوگ چرچ وغیرہ سے تعلق کا اظہار کرکے اپنے آپ کو عیسائیت کا پیرو کار ظاہر کرتے ہیں۔ وہ بھی محض عادت اور فیشن کے ماتحت ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن اپنے ملک میں مذہب سے عام بے رغبتی کے باوجود امریکن چرچ بیرونی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ پر لاکھوں لاکھ ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ اور خاص اغراض کے ماتحت دوسروں کو اس تعلیم پر عمل کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔ کہ جس پر وہ خود دل سے عمل پیرا نہیں ہے۔

نسلی امتیاز

آپ نے وہاں کی حبشی آبادی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مغربی تہذیب کے زیر اثر نسلی امتیاز وہاں بھی شدت کے ساتھ موجود ہے۔ لیکن چرچ نے جسے اس امتیاز کو مٹانے میں پیش پیش ہونا چاہیئے تھا اپنے مخصوص طرز عمل کی بدولت اسے اور نمایاں کر چھوڑا ہے۔ حبشی نسل کے گرجے الگ ہیں اور گورے تمام لوگوں کے گرجے الگ۔ پھر دونوں میں ظاہری شان و شوکت کے اعتبار سے لازمی طور پر بڑا فرق ہے۔ حبشی نسل کے لوگوں کو قطعاً یہ اجازت نہیں ہے۔ کہ وہ گورے لوگوں کے گرجاؤں میں داخل ہو سکیں۔ اور گورے لوگ از خود اسے اپنے وقار کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کالے لوگوں کے گرجاؤں میں جا کر عبادت کریں۔

اس طرز عمل نے ثابت کر دیا ہے کہ عیسائیت کی تعلیم اس نسلی امتیاز کو دور کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ اور اس کا علاج اگر ہے تو صرف اور صرف اسلام کی پیشکردہ مساوات میں ہی ہے اس زمانے میں جبکہ اسلامی مساوات کو سب سے زیادہ پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ جماعت احمدیہ نے امریکہ جیسے بے دین ملک میں اپنی تبلیغی مساعی کے ذریعہ ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ انہیں جو واقعی دل سے اس امتیاز کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسلام کے اندر امید کی شعاع نظر آنے لگی ہے۔ چنانچہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی رفتہ رفتہ ثمرور ثابت ہوتی جا رہی ہیں۔

نسلی امتیاز کے انتہائی مضر اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا امریکہ میں کمیونزم جس حد تک بھی پایا جاتا ہے۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہی نسلی منافرت ہے۔

نظام تبلیغ کی وسعت

ولایات متحدہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے موجودہ نظام پر جو پہلے کی نسبت اب بہت زیادہ وسیع ہو چکا ہے روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت ہمارے وہاں سولہ مشن قائم ہیں۔ جو تنظیم کے لحاظ سے چار حلقوں میں منقسم ہیں۔ جو علیحدہ علیحدہ مبلغین کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت اور فریضہ تبلیغ بجا لاتے میں مصروف ہیں۔ یہ چار حلقے جو مختلف جماعتوں کو کنٹرول کر رہے ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱. شکاگو — انچارج خلیل احمد ناصر

۲. نیویارک — چوہدری غلام یاسین صاحب

۳. کینساس سٹی — چوہدری شکر الٰہی صاحب

۴. پٹسبرگ — مرزا منور احمد صاحب مرحوم اس حلقے کے انچارج تھے۔ ان کی وفات کے بعد سے اس حلقہ کی نگرانی بھی موجودہ مبلغین کے ہی سپرد ہے۔

حلقہ نمبر ۱۔ جو براہ راست امریکہ کے مرکزی مشن کے ماتحت ہے۔ ڈیٹرائٹ۔ سنسناٹی۔ ڈیٹن انڈیانا پولیس اور شکاگو کی جماعتوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ حلقہ نمبر ۲ کے تحت بوسٹن۔ نیویارک جرسی سٹی اور بالٹی مور کی جماعتیں ہیں۔ حلقہ نمبر ۳۔ کینساس سٹی اور سینٹ لوئس کی جماعتوں پر مشتمل ہے۔ اور حلقہ نمبر ۴ میں پٹس برگ۔ ایویلا ینگز ٹاؤن۔ کلیو لینڈ اور ایکران کی جماعتیں شامل ہیں۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس وقت ہماری دو مسجدیں ہیں۔ ان میں سے ایک شکاگو میں ہے۔ اور ایک پٹس برگ میں۔ مزید مساجد تعمیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ وہ دوسرے حلقوں میں بھی مسجدیں تعمیر کرنے کی بہت جلد توفیق عطا فرمائے گا۔ علاوہ تبلیغی جلسوں لیکچروں اور میل ملاقات کے "مسلم سنرائز" کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں اسلامی تعلیمات کے متعلق ٹھوس معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں چنانچہ امریکہ کے وقیع اور ثقہ رسائل بار بار اس رسالے کے مضامین کو اپنے ہاں نقل کرکے ہماری آواز کو دوسروں تک پہنچانے کا ایک مفید ذریعہ بنتے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں کولمبیا یونیورسٹی کا رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" اور ہارورڈ یونیورسٹی کا رسالہ "مسلم ورلڈ" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ نے وہاں کے نومسلم احمدی احباب کے اخلاص اور جوش ایثار کی بہت تعریف کی۔ جس کی تفصیل ۲۰ جولائی ۱۹۴۹ء کے الفضل میں صفحہ ۲ پر پہلے ہی شائع ہو چکی ہے۔

امریکہ کے مخصوص حالات اور پاکستان کی ذمہ داری

تبلیغ اسلام کے سلسلے میں چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے امریکہ کے بعض مخصوص حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کالے اور گورے کے سوال کے علاوہ جواز خود ایک تبلیغ اسلام کے لئے بہت پریشانی کا باعث ہے وہاں کے لوگوں میں مادہ پرستی کی بدولت ایک خاص قسم کی تمکنت اور غرور پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کسی دوسرے کی بات پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس کی بہت سی وجوہات ہیں ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ صرف امریکہ ہی ایک ایسا ملک ہے کہ جسے گزشتہ جنگ کے انتہائی صبر آزما دور میں کم سے کم نقصان پہنچا اور پھر جنگ کے بعد دنیا کے اقتصادی حالات میں جو زبردست اتار چڑھاؤ رونما ہوا۔ اس نے امریکہ کو مالدار ترین ملک کی حیثیت عطا کر دی۔ ان مخصوص حالات کی وجہ سے امریکی عوام اس زعم میں مبتلا ہیں۔ ان کا موجودہ نظام ایک کامیاب نظام ہے اور انہیں کسی اور نظام کی طرف اس وقت تک توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ جب تک ان کی موجودہ قابل رشک پوزیشن معرض خطر میں نہیں پڑ جاتی اور اگر کوئی امریکی باشندہ اسلامی تعلیمات پر غور کرنے کے بعد ان کی خوبیوں کا قائل ہو بھی جاتا ہے تو وہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام کا بحیثیت مجموعی کوئی ایک عملی نمونہ پیش کرو تاکہ دیکھا جا سکے کہ کس حد تک یہ قابل عمل ہے۔

چنانچہ امریکہ کے سنجیدہ مزاج لوگ اس وقت کے منتظر ہیں کہ کب پاکستان اپنے بلند بانگ دعاوی کے پیش نظر اسلامی تعلیمات پر عمل کرکے ایک مثال قائم کر دکھاتا ہے تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کے حسن و قبح کو ایک ملکی نظام کی حیثیت سے پرکھ سکیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات کے احیاء اور ان کے نفاذ میں کامیاب ہو گیا تو پھر موجودہ زمانے میں اس سے بڑی فتح اور کوئی نہ ہوگی۔

(باقی صفحہ سات پر)

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور
مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء

حق کا استحکام

قرآن کریم کی مشہور آیہ کریمہ ہے۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ یعنی حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ کیونکہ باطل ہے ہی بھگوڑا۔ ایک دوسری آیہ کریمہ ہے۔ فاما الزبد فیذھب جفاءً و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یعنی جھاگ وغیرہ بیکار شے ہے۔ وہ مٹ جاتی ہے لیکن وہ چیز جو لوگوں کو نفع رساں ہے۔ قائم رہتی ہے۔ ان دونوں آیات بینات میں اللہ تعالےٰ نے ایک ہی اصول کو دو مختلف پیراؤں میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس آخری آیہ کریمہ سے پہلے فرماتا ہے۔ کذالک یضرب اللہ الحق والباطل۔ یعنی اللہ تعالےٰ اس طرح حق و باطل کی مثالیں دیتا ہے، ہمیں یہاں اس طریق کار سے تعلق نہیں ہے۔ جو اللہ تعالےٰ حق کو باطل سے الگ کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔ جس کا پورا مطلب اس سے پہلی آیات کو ملا کر پڑھنے سے سمجھ میں آتا ہے۔ ہم آج صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا جو صداقت اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں بیان فرمائی ہے۔ وہ مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔

اللہ تعالےٰ ان آیات میں یہ واضح کرنا چاہتا ہے۔ کہ حق جب آتا ہے۔ تو باطل فرار ہو جاتا ہے۔ اور کہ حق ایک ایسی چیز ہے۔ جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے۔ اس لئے اسکو تو دنیا میں قائم رکھا جاتا ہے۔ اور جو بات باطل ہوتی ہے۔ وہ جھاگ کی طرح ضائع کر دی جاتی ہے۔ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ خاص کر اس لئے کہ بظاہر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کا کوئی فرستادہ آتا ہے۔ تو وہ لوگوں کی ایک جماعت کو دینِ حق پر قائم کر دیتا ہے۔ اور اس جماعت کے ذریعہ دینِ حق پھیلتا ہے۔ اور ایک بہت بڑے حصۂ دنیا کو متاثر کرتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دینِ حق ان میں مستحکم ہو گیا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ لوگ دینِ حق پر اس جوش و خروش سے عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ جس جوش و خروش سے اس پر اولین عمل کرتے تھے۔ اور آہستہ آہستہ ان پر اس کا قابو کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ دینِ حق سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہے۔ کہ باطل پھر حق پر غالب ہو گیا ہے۔ اور حق دب گیا ہے۔ ان دونوں باتوں میں بظاہر ایک تضاد سا معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک صاحب نے اسکو اس طرح پیش کیا ہے۔

"کیا علمائے کرام ذہنی تضاد میں مبتلا نہیں ہیں
(۱) حق ہمیشہ غالب رہتا ہے اور (۲) ہمیشہ باطل سے مغلوب رہا۔"
(ہفت روزہ "آفاق" ۱۲ جولائی ۱۹۴۹ء)

ہمیں یہاں علماء کے ذہنی تضاد سے تعلق نہیں ہے۔ ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا قرآن کریم نے جو صداقت مندرجہ بالا آیات میں بیان فرمائی ہے اسکی کیا حقیقت ہے۔ یہاں بہتر ہوگا۔ کہ ہم قرآن کریم کی ایک اور آیہ کریمہ نقل کر دیں۔ تاکہ جو کچھ ہم آئندہ اس ضمن میں عرض کریں۔ اس کا فہم آسان ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول ہدایت اور دینِ حق دے کر اس لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ اس کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دے۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا مقصد دنیا میں دینِ حق کا قیام و استحکام اور اسکو ادیان باطلہ پر غالب کرنا ہے۔ اب ان تینوں آیات کے مجموعی اثر پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کچھ باتیں حق ہیں۔ جن کو وہ دنیا میں مستحکم کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اور اس کام کے لئے وہ ایک خاص طریقِ کار اختیار کرتا ہے۔ جہاں تک حق کی باتوں کا تعلق ہے۔ ہم بلا درنگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو ایسی باتیں اللہ تعالےٰ ایک دفعہ دنیا میں کسی اپنے فرستادہ کے ذریعہ نازل کرتا ہے۔ وہ کبھی نہیں مٹتیں۔ اور ہمیشہ کے لئے دنیا میں مستحکم ہو جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک طریقِ کار کا تعلق ہے۔ چونکہ اس کا انحصار انسانوں کے اعمال کے ساتھ ہے۔ جو حق اور باطل دونوں کو اختیار کرنے میں فطرتاً آزاد بنائے گئے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی محدود عقل کی رہنمائی میں اس طریقِ کار سے جو آخر میں حق کو کلی طور پر باطل پر غالب کرنے والا ہے۔ اکثر ہٹ جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حق جس کو اللہ تعالےٰ اپنے فرستادوں کے ذریعہ زمین پر مستحکم ہونے کے لئے ارسال کرتا ہے۔ فطرتِ انسانی سے چمٹ جاتا ہے۔ اور انسان اپنی نادانی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے اسکو اپنی عقل کے زور سے دریافت کیا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں انسانی عقل کی محدودیت اور حق کی غیر محدودیت کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ عقل انسانی حق کو ابتداءً معلوم کرنے کے بالکل ناقابل ہے۔ کیونکہ حق کی جڑیں ایسی دنیا میں ہیں جہاں انسانی عقل و فراست کی رسائی نہیں۔ ہاں جب اللہ تعالےٰ کے فضل سے حق نازل ہوتا ہے۔ تو وہ اسکو اپنی گرفت میں لے سکتی ہے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ہمیں اس سے تعلق نہیں کہ علمائے کرام ذہنی تضاد کے شکار رہیں یا نہیں۔ البتہ ہم یہ کہیں گے۔ کہ "آفاق" کے مقالہ نگار نے جو نتیجہ نکالا ہے۔ وہ ان کی اس غلط فہمی پر مبنی ہے۔ کہ وہ حق کو کسی قوم کے ساتھ وابستہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ چونکہ قرآن کریم نے ایک وقت میں صحابہ کرام جیسی ایک جماعت پیدا کی تھی۔ اس لئے حق کے غلبہ کا مطلب یہی ہونا چاہیئے۔ کہ جب ایک قوم میں وہ غالب ہو چکا ہے۔ تو اس قوم کے ساتھ ہی لٹکا چلا جائے۔ حالانکہ دنیا میں استحکام حق کسی قوم یا زمانے سے مختص نہیں رہ سکتا۔ ہمیں تو صرف یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ آیا کسی نہ کسی صورت میں جو حق دنیا میں نازل ہو چکا ہے۔ قائم رہا ہے یا نہیں۔

ہم یہاں حق کا قرآن کریم کے الفاظ میں مستحکم ہونے کی صورت کو زیر غور نہیں لا رہے۔ بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ آیا وہ صداقتیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ قرآن کریم کی صورت میں دنیا کو ملیں۔ دنیا کی اخلاقی ارتقائی جدوجہد میں استحکام پذیر ہوئی ہیں یا نہیں؟ مثلاً اسلام کی بنیادی صداقت یا حق۔ توحید باری تعالیٰ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام سے پہلے بھی لوگ ایک خدا کو مانتے تھے۔ لیکن الا ماشاء اللہ یہ ماننا شرک سے کلی طور پر خالی نہیں تھا۔ اسلام نے خالص توحید اور اسی سے متعلقہ حقائق کو اتنا واضح کر دیا ہے۔ کہ اب دنیا میں شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا۔ کہ جو اس حق کا وہ تصور نہ رکھتا ہو جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ خواہ وہ قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہو۔ یا نہ رکھتا ہو۔ ہم نے محض سمجھانے کے لئے یہ مثال بیان کی ہے۔

ہم ایک اور مثال لیتے ہیں۔ قرآن کریم ہی پہلی کتاب ہے۔ جس نے نہایت واضح طور پر یہ صداقت کہ لا اکراہ فی الدین۔ قد تبین الرشد من الغی پیش کی ہے۔ بیشک آج مسلمان کہلانے والوں میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو اس کے مفہوم کو غت ربود کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اپنے اعمال سے اس حق کو دنیا میں اس حد تک مستحکم کر دیا ہے۔ کہ آج دنیا کی تمام اقوام حتیٰ کہ وہ قومیں بھی جو ذات پات کے گورکھ دھندے میں گرفتار ہیں یا رنگ۔ نسل اور وطن کے امتیازات پر مرتی ہیں۔ وہ بھی اس صداقت کا انکار نہ کیا۔ اسکو اپنی پالیسی کا بنیادی اصول بنانے کی دعویدار ہیں۔ اسی طرح ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ کہ جو حق اللہ تعالیٰ نے بذریعہ قرآن کریم نازل فرمایا ہے۔ وہ دنیا میں مستحکم ہے۔ اگرچہ دنیا قرآن کریم کو اس کا منبع مانے یا نہ مانے۔

ہم اس مختصر مضمون میں تمام تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ لیکن مجملاً اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم جس پر صحابہ کرام رضؓ نے ایک جماعت کی صورت میں عمل کر کے دکھایا تھا۔ اب نہ صرف قرآن کریم کے صفحات میں موجود و قائم ہے۔ بلکہ دنیا کی اخلاقی ارتقائی جدوجہد کا جزو اعظم بن چکی ہے۔ صرف اخفا یہ ہے۔ کہ دنیا اسکو اپنی عقل کا کرشمہ سمجھتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر دنیا نے اسکو مسلمانوں سے لیا ہے۔ جنہوں نے اسکو قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اخذ کیا تھا۔ خواہ اب وہ اسے خود چھوڑ بیٹھے ہیں۔

ایک مغربی دانشمند کا قول ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیائے جدید کے باپ ہیں۔ اگر اسلام کی بعثت کے پہلے کی اور بعد کی عالمی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اس قول کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ یورپ میں دور احیائے علوم اسی وقت شروع ہوا تھا۔ جب اس کا مسلمانوں سے قرب و اتصال ہوا۔ مغرب پر ہی کیا موقوف ہے۔ جس قوم کا بھی مسلمانوں سے واسطہ پڑا ہے۔ اس نے طوعاً و کرہاً حق کو کسی نہ کسی حد تک ضرور قبول کیا ہے۔ یہاں تک کہ صدیوں کی بت پرست اقوام کو بھی اپنے بتوں کو توڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ پنڈت دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا ہی مطالعہ فرما کر دیکھ لیں۔ آپ کو صاف نظر آجائیگا۔ کہ اسلام کا کتنا گہرا اثر ہندو قوم پر پڑا ہے۔ وید کے تمام دیوتا اب دیوتا نہیں رہے۔ بلکہ ایک واحد خدا کی صفات بن گئی ہیں۔ تمام موجودہ دنیا کی مہذب اقوام کی تہذیب و تمدن کا مطالعہ کیجئے۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ "حق"، جو قرآن کریم لایا ہے۔ کس طرح ان میں نفوذ کر رہا ہے۔ ہمیں مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر یہ اندازہ نہیں لگانا چاہیئے۔ کہ "قرآن کریم" اپنا "آوردہ" "حق" دنیا میں مستحکم کرنے میں نعوذ باللہ ناکام رہا ہے۔

حق واقعی دنیا میں مستحکم ہو چکا ہے۔ صرف پھیر یہ لگتا ہے۔ کہ جن اقوام نے اسکو اختیار کر لیا ہے۔ وہ اس کا منبع اپنی عقل کو قرار دیتی ہیں۔ اور اس کے حقیقی منبع کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اور جو قومیں اس کے حقیقی منبع کو تسلیم کرتی ہیں۔ وہ اس کے بیشتر حصہ سے غافل ہو گئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حق رفتہ رفتہ باطل پر غالب آرہا ہے۔ اور اس کا کامل غلبہ اس وقت نظر آئیگا جب وہ کافر قومیں جو مسلم آئین ہو کر کامیاب ہو رہی ہیں۔ اور اس دنیا میں حور و قصور حاصل کر رہی ہیں۔ "حق" کے حقیقی منبع کو بھی تسلیم کر لیں گی۔ اور وہ قومیں بھی جو اس کے منبع کو پہچانتی ہیں۔ لیکن عملاً سست ہو گئی ہیں۔ اپنی غفلت ترک کر دیں گی۔ یہ کام صرف ایک عظیم الشان انقلابی حرکت سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے سوا ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس نے اپنے ایک بندے کو جو موعود کل عالم ہے۔ اسی لئے اس زمانہ میں مبعوث کیا ہے۔ تاکہ وہ یہ اخفاء کے پردے اٹھا دے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو۔ جو اس نے قرآن کریم میں ظاہر فرمائی ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔

مضمون نگار احباب کی توجہ کیلئے

(۱) مضمون خوشخط کاغذ کے ایک طرف اور کافی حاشیہ چھوڑ کر لکھا جائے۔
(۲) دو سطروں کے درمیان کافی فاصلہ رکھا جائے۔
(۳) آیات۔ احادیث یا دیگر اقتباسات خاص طور پر خوشخط بمع مکمل حوالہ لکھے جائیں۔
(۴) جس مضمون میں ان امور کو مدنظر نہ رکھا جائیگا ان کے شائع نہ ہونے کی ذمہ واری خود مضمون نگار صاحب پر ہوگی۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

اسلام کی صداقت پر کامیاب لیکچر۔ انفرادی ملاقاتیں

رپورٹ ماہ جولائی ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مقیم ہالینڈ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ماہ میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ تقریروں اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کی سعی جاری رہی جس کی کارگزاری کی مختصراً رپورٹ عرض کی جاتی ہے۔

ماہانہ میٹنگ

اس ماہ اللہ کے فضل سے وسیع پیمانہ پر میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ تین صد کے قریب دعوتی چٹھیاں شائع کر کے کچھ ڈاک کے ذریعہ دوستوں کو ارسال کی گئیں اور کچھ بازار میں تقسیم کی گئیں۔ اس دفعہ مختلف اخباروں کے نمائندوں کو بھی خاص طور پر خطوط بھیجے گئے جس کے نتیجے میں امریکہ کے مشہور رسالہ (ٹائمز) کا نمائندہ مقیم ہیگ بھی شامل ہوا جس نے ہماری میٹنگ کی مختصر رپورٹ ٹائمز میں شائع کی۔ اس کے علاوہ ہیگ کے دو مشہور اور عام پڑھے جانے والے اخباروں میں بھی میٹنگ کا اعلان کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری توقع کے مطابق ہوئی۔ اکثر تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ تشریف لائے جن میں سے ایک مشہور مصنف اور ایک مشہور لیکچرار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

میٹنگ کی کارروائی زیر صدارت مسٹر زہری شروع ہوئی۔ سب سے پہلے برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔اے مبلغ جرمنی جو ان دنوں ہمارے پاس تشریف لائے ہوئے تھے، نے تقریر کی جس میں برادرم مکرم حافظ صاحب (انچارج مشن ہالینڈ) نے مشن کی غرض و غایت پر مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اور اس کی خبر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی دی تھی۔ پھر آپ نے مختصراً اسلامی عقائد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مسٹر [illegible] نے جو ابھی مسلمان نہیں ہیں، اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے مختصر پیرایہ میں اسلامی تعلیم کی خوبیاں پیش کرتے ہوئے اسلامی نماز اور زکوٰۃ وغیرہ مسائل پر [illegible] زور دیا۔ آپ نے کہا کہ اسلامی تعلیم ہی دنیا کو صحیح راہ پیش کر سکتی ہے جس پر چلنے سے تمام مادی جھگڑوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا کہ تمام خوبیاں جو دوسرے مذاہب میں الگ الگ طور پر پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب مجتمع طور پر اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ پھر تفصیل سے ہر مذہب کی اعلیٰ تعلیم لے کر اسلامی تعلیم سے مقابلہ کر کے دکھایا کہ اسلامی تعلیم ان سے بالا حیثیت رکھتی ہے۔ دوسرے مذاہب مختلف سکولوں کی حیثیت رکھتے ہیں اور اسلام یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا ہے جو ہر قسم کی تعلیم رکھنے کے علاوہ اپنے ماننے والوں کو ترقی کی انتہائی منازل پر لے جاتا ہے۔

اس کے بعد ہمارے بھائی مسٹر انور خان واکمر نے اسلامی نماز پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا ترجمہ ڈچ میں پڑھ کر سنایا۔ آپ نے بتایا کہ جو امر مسیح نے نظریہ کے طور پر پیش کیا تھا کہ انسان صرف روٹی سے ہی نہیں جیئے گا وہ اسلام نے عملی طور پر پیش کیا ہے۔ ایک مسلم کے لئے نماز کھانے کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح انسان کھانے کے بغیر جی نہیں سکتا۔ اسی طرح انسان ہاں روحانی انسان کی زندگی نماز کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔

لیکچروں کے بعد سوالات و جوابات کا موقعہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب نے سوالات کئے جن کے جوابات حسب حال عرض کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری میٹنگ کامیاب رہی۔ بعض دوستوں نے خاص طور پر بعد میں اس میٹنگ کی کامیابی کا اقرار بھی کیا۔ ایک دوست جو ایک سوسائٹی (بیلمی) کے صدر ہیں نے کہا کہ ہمارے مقابلہ میں تمہاری میٹنگ زیادہ کامیاب نظر آتی ہے۔ لوگوں کا اس قدر سوالات کرنا بتلاتا ہے کہ ان کی توجہ اسلام کی طرف پھر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ بھی بہت سے نئے دوست تشریف لائے۔ ہاں بعض موقعہ پر سامعین میں سے بعض نے سوالات کرنے والوں کو جوابات بھی دئیے۔ لائیڈن یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے ایک موقعہ پر ایک نہایت ہی اچھا جواب دیا۔ یہ دوست ابھی زیر تبلیغ ہیں۔

دوسری میٹنگ

اس ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمسٹرڈم میں بھی ایک میٹنگ کرنے کی توفیق ملی دوستوں کو خطوط کے ذریعہ اطلاع کی گئی۔ توقع کے مطابق حاضری ہوگئی۔ کچھ [illegible] طلباء بھی تشریف لائے۔ [illegible] اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب کے موضوع پر تقریر [illegible] سوالات و جوابات کا سلسلہ تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ علاوہ عیسائی دوستوں کے مسلم طلباء نے بھی بعض مسائل دریافت کئے۔ یہاں کچھ عرصہ سے عیسائی مشنری [illegible] طلباء کو عیسائیت کی تبلیغ خاص طور پر کر رہے ہیں۔ اور اسلام کے خلاف اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر مسلم طلباء نے خاص طور پر اسلامی تعلیم پر واقع ہونے والے سوالات کی وضاحت چاہی۔ مسئلہ تعدد ازدواج ہو یا

نے خاص طور پر اسلامی تعلیم پر واقع ہونے والے سوالات کی وضاحت چاہی۔ مسئلہ تعدد ازدواج ہو یا

وغیرہ خاص طور پر زیر بحث آئے۔ بعض نے عورت کی حیثیت کے متعلق پوچھا کہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ انہیں بائیبل سے بتایا کہ عیسائیت کے نزدیک عورت مستقل حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ اس کی پیدائش کی غرض و غایت ہی مرد ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کہتا ہے کہ مرد و عورت کی پیدائش ایک ہی حیثیت رکھتی ہے جس طرح مرد خدا کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسی طرح عورت۔

اس میٹنگ کا مسلم طلباء پر خاص طور پر اچھا اثر ہوا۔ پہلے جہاں وہ عیسائی مشنریوں کے سوالات سن کر کچھ پژمردہ سے ہوئے ہوئے تھے اب خوش و خرم واپس گئے اور آئندہ بھی اس قسم کی میٹنگوں کے منعقد کی خواہش ظاہر کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ انہوں نے میرے بتائے ہوئے حوالہ جات بھی نوٹ کئے اور کہا کہ اب جا کر ہم بھی ان سے بحث کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ان بھائیوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انفرادی ملاقاتیں

گذشتہ ماہ کی طرح اس ماہ بھی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ دوست ہمارے ہاں بھی تشریف لاتے رہے اور ہم بھی دوستوں کے گھروں پر جا کر پیغام حق پہنچاتے رہے۔

دار التبلیغ میں تشریف لانے والے دوستوں میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

[illegible] M.A. مسٹر وینون تین چار دفعہ تشریف لائے اور ہر دفعہ کافی دیر تک مسائل دریافت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک اسلامی تعلیم سے اتفاق کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک دن ایک اور دوست مسٹر بلینفر تشریف لائے اور دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ انہیں اسلامی تعلیم کی خوبیاں واضح طور پر بتائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک متاثر ہوئے۔ ہمارا لٹریچر بھی خرید کر لے گئے اور اب مطالعہ کر رہے ہیں۔

ایک دن ایک اور دوست مسٹر تراب من تشریف لائے اور دو گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ اسلامی تعلیم کی صداقت کا بہت حد تک ان پر اثر ہے۔ انہیں مزید لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ احباب ان کی ہدایت کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ایک دن مسٹر تالنگن تشریف لائے اور دو تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ یہ دوست ویسے تو اسلامی تعلیم کی صداقت کے قائل ہیں مگر بعض تفصیلی امور سے ابھی تک اختلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دو تین دفعہ ہمارے بھائی مسٹر انور تشریف لائے اور بعض مسائل کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔

ایک دفعہ مسٹر ماور تشریف لائے اور کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ ایک دن مسٹر عبد الرحمٰن ترومپ (احمدی بھائی) تشریف لائے اور ایک گھنٹہ تک بعض ضروری مسائل دریافت کرتے رہے۔ ایک دفعہ مسٹر علی العطاس تشریف لائے اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر ہمارے دلائل وفات مسیح کا بہت حد تک اثر ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اب اپنے دوستوں کے ساتھ اس مسئلہ پر بحث و تمحیص کرتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا ان کے بعض مصری دوست تشریف لائے۔ جن کے ساتھ انہوں نے اس مسئلہ پر گفتگو کی اور ہمارے دلائل پیش کر کے بتایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر ہرگز نہیں گئے۔ انہیں شاید ہمارے سلسلہ سے واقفیت تھی (وہ لنڈن سے آئے تھے) کہنے لگے آپ نے یہ باتیں کہیں قادیانیوں سے تو نہیں سنیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں مبلغین ہیں ان سے سنی ہیں۔ وہ کہنے لگے ان کے نزدیک نہ جانا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ مسٹر العطاس نے جواب دیا کہ ایسی گمراہی کی کونسی بات ہے یہ باتیں تو عین قرآن مجید کے مطابق ہیں۔ اور جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ اور کوئی جماعت نہیں کر رہی۔ یہ مبلغین پہلے مبلغین اسلام ہیں جو مجھے معلوم ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے دوستوں کے ذریعہ بھی ہماری تبلیغ دوسروں تک پہنچتی رہتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) عاجز کئی سال سے بیمار اور مرض دمہ میں مبتلا ہے میرے لئے یہ مرض بظاہر لاعلاج ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناامید نہیں ہوں۔ جس کے لئے بزرگوں کی توجہ و دعا درکار ہے۔

(۲) عاجز کی ہمشیرہ احمدی بیگم صاحبہ و امۃ الحی صاحبہ بھی عموماً بیمار رہتی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ بادگیر و دیگر جماعتوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل سے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ کامل متقی بنائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور سلسلہ کی بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد عبد الحی احمدی خلف سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی کارخانہ چاند مارکہ بیڑی بادگیر (جی۔ آئی۔ پی)

امام مہدی کی بعثت کیلئے چودھویں صدی ہجری کا زمانہ ہی مقرر شدہ ہے

از ملک فضل کریم صاحب محمود ربوہ

سورۂ جمعہ کے مطالعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا پتہ چلتا ہے۔ حضور پُرنور کی بعثت اولیٰ سے کسی کو بھی انکار کی مجال نہیں۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضور نے اپنی پہلی بعثت میں عرب کی اُمّی قوم کو ضلال مبین سے نکال کر ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچا دیا تھا آپ کی دوسری بعثت کی بشارت بھی آخری زمانہ میں ضلال مبین کے وقت یوں دی گئی ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم (اور ان میں اوروں کو بھی جو ابھی ان کو نہیں ملے) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے علاوہ ان لوگوں کو بھی جو ابھی صحابہؓ سے نہیں ملے۔ کتاب اور حکمت سکھائیں گے۔ ان پر آیتیں پڑھیں گے۔ اور انہیں پاک کریں گے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس آیت میں کن لوگوں کا ذکر ہے۔ آپ نے تین دفعہ سوال دہرانے پر اپنا ہاتھ سلمان فارسیؓ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا۔ تو ان میں سے ایک آدمی یا چند آدمی اُس کو واپس لے آئیں گے یہ تو ظاہر ہے کہ آپ کی جسمانی بعثت دو زمانوں میں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے لازمی طور پر ماننا پڑے گا۔ کہ یہ دوسری بعثت آپ کی روحانی ہے۔ جو کسی اور رنگ میں نمودار ہو گی۔ اس کی تشریح احادیث میں یوں آئی ہے۔ کہ یہ بعثت آپ کی مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ ہو گی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کے ظہور کو اپنا ظہور فرمایا ہے۔ اور کامل اطاعت اور فرمانبرداری اور روحانی اتحاد کے باعث اُن کے نام کو اپنا نام اُن کی قبر کو اپنی قبر قرار دیا ہے۔ یہ وہ وقت ہو گا۔ جب مغربی قومیں جہالت و وحشت سے نکل کر علوم و فنون میں ترقی کریں گی اور اخبارات کتب و رسائل کی کثرت سے اشاعت کریں گی۔ اور اس وقت مختلف اقوام باہمی میل ملاپ کے تعلقات قائم کر کے ایک قوم کی حیثیت اختیار کر لیں گی۔ اور ایک دوسرے کے خیالات سے متاثر ہونے لگیں گی۔ اور اس وقت یاجوجی و ماجوجی اقوام کا سیلاب بھی جوش مارتا ہوا ہر طرف نکل کھڑا ہو گا۔

حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے۔ اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے نکل کھڑے ہوں گے۔

یہ سیلاب شرک کا ہو گا جو تثلیث کی اشاعت سے ہر طرف دجل پھیلائیں گے۔ اور اسلام کے خوبصورت چہرہ کو شکوک و شبہات اور گھناؤنے اعتراضات سے بدنما کر کے دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اور لوگوں کو اسلام سے ہر طرح نفرت دلا کر منحرف کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ زمانہ اگرچہ بظاہر روشنی اور ترقی کا زمانہ ہو گا۔ مگر اخلاق اور روحانیت کے اعتبار سے سخت گمراہی لادینی اور ضلال مبین کا زمانہ ہو گا۔ اس عالمگیر گمراہی کے پردۂ ظلمات کو چاک کرنے کے لئے اور نور ہدایت اور اسلام کی روشنی کو پھیلانے کے لئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بعثت بذریعہ امام مہدی ہو گی۔ اور مسیحی اقوام کے فتنۂ صلیب کو توڑنے کے لئے اسے مسیح کا مقام بھی دیا جائے گا۔ وہ دلائل و براہین سے اسلام کی حقانیت کو دنیا پر آشکارا کرے گا۔ اور تازہ نشانات الٰہیہ کے ذریعہ روحانی کمالات کا جلوہ دکھا کر اسلام کا رعب اور اقتدار قائم کرے گا اور دیگر مذاہب پر اس کی برتری ثابت کرے گا۔ وہ کوئی مذہبی جنگ نہیں کرے گا۔ جیسا کہ یضع الحرب سے ظاہر ہے۔ اس کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمالی اسم احمد کا روحانی پرتو ہو گا۔ اسی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس نام کے ساتھ مہدی کی بشارت دی ہے۔ اور قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام مہدی کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۱۹۰۰ سال بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۳۰۰ سال بعد ہے۔ چنانچہ سورہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کی بشارت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے الفاظ میں دی گئی ہے۔ اور ان الفاظ کے اعداد بحساب جمل ۱۳۱۵ ہوتے ہیں۔ اور سورہ جمعہ سے پہلے سورۂ صف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن الفاظ میں بشارت دیتے ہیں۔ یعنی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ان کے اعداد ۱۹۰۰ ہوتے ہیں۔ ان ہر دو بشارتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح و مہدی کی بعثت کے لئے پہلے سے ہی بیسویں صدی عیسوی یا چودھویں صدی ہجری کا زمانہ مقرر شدہ ہے۔

اس کے علاوہ اہل ذوق کے لئے سورۂ والعصر کے اعداد کا بیان خالی از دلچسپی و فائدہ نہ ہو گا۔ سورہ والعصر کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش تک ۴۷۳۹ سال کا زمانہ گذرا ہے۔ اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ پانچواں ہزار تھا۔ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر ہجرت تک کے ۵۳ سال جمع کرنے سے ۴۷۹۲ سال بنتے ہیں۔ پھر اس میں ۱۳۰۸ سال اور جمع کریں تو پورے ۶۰۰۰ ہزار سال بنتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ ۱۳۰۸ھ ہجری میں چھٹے ہزار سال کا اختتام ہوتا ہے۔ اور ۱۳۰۹ھ ہجری سے ساتویں سال کا آغاز شروع ہوتا ہے۔ اور یہی زمانہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ظہور کا ہے۔ عرصہ سے اہل اسلام امام مہدی کے ظہور کا وقت مقرر کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اصل وقت جو کتاب مبین کے لوح محفوظ میں درج ہے۔ پر بھی کئی سال گزرنے پر اب اُن پر مایوسی کا عالم طاری ہو رہا ہے۔ لیکن خدا کی طرف سے آنے والے نے خدا ہی کے دیئے ہوئے علم کے ماتحت آج سے بہت عرصہ پہلے فرمایا تھا کہ

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب ہے آگیا ہفتم ہزار

ربوہ کی پہلی مسجد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ربوہ میں نور ہسپتال کے سامنے پہلی مسجد رمضان شریف میں تعمیر ہو چکی ہے۔ اور اپنی سفیدی اور وسعت کے لحاظ سے ربوہ میں سب سے نمایاں نظر آتی ہے۔ اور رمضان شریف کے آخری عشرہ میں بروز جمعۃ المبارک اس میں مکرمی مولوی غلام احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے قرآن کریم کے آخری پاروں کے درس کا آغاز کیا۔ درس میں مردوں کے علاوہ عورتیں بھی کافی تعداد میں شامل ہوتی ہیں۔ اور پھر اس میں اجتماعی دعا کا نظارہ قادیان کی مسجد اقصیٰ کے نظارہ کی یاد تازہ کرنے کے علاوہ اس کے آغاز کو بابرکت کرنے کے لئے اپنے اندر خدائی حکمت مخفی رکھتا ہے۔

پھر جمعۃ الوداع کے دن حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (مقامی امیر) ربوہ نے خطبہ جمعہ میں اعتکاف بیٹھنے کی تحریک فرمائی۔ اور جماعت احمدیہ کے عظیم الشان مقصد کے لئے دعائیں کرنا خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور مبلغین سلسلہ کی کامیابی اور خیریت کے لئے دعا پر زور دینے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ آپ نے خود اعتکاف بیٹھ کر دوسروں کے لئے مثال اور نمونہ قائم کیا۔ اور آپ کے ساتھ مرزا محمد سیف اللہ خان صاحب فاروق اعتکاف بیٹھے۔ علاوہ ازیں متعدد مستورات اپنی جائے رہائش کے قریب والی مسجد میں اعتکاف میں بیٹھی ہیں۔ (نامہ نگار)

تارک زکوٰۃ کے لئے خدائی وعید

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ پس اگر کوئی شخص اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو وہ ایسا ہی قابل مواخذہ ہے۔ جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ چنانچہ تارک الزکوٰۃ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

"والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیھا فی نار جہنم۔ فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ٥ (پ۱۰ - ع۱۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور اُسے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دے جس دن کہ اس (سونے چاندی کو جمع کرنے کے باعث) جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (پھر کہا جائے گا) کہ یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنی جانوں کے فائدے کے واسطے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع شدہ مالوں کا مزہ چکھو۔

ان آیات قرآنی سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب نصاب کے لئے زکوٰۃ کے نہ ادا کرنے کو سخت جرم قرار دے کر اس کے لئے سخت سزا مقرر فرمائی ہے۔ اور وہ شخص نہایت بدبخت ثابت ہو گا۔ کہ جس نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے دنیا میں بھی اپنے اموال کو تباہ کر دیا۔ اور آخرت میں بھی سخت عذاب میں مبتلا رہا۔ گویا کہ ایسا شخص خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق بنا۔

پس جماعت احمدیہ کے تمام وہ افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحب نصاب بنایا ہے وہ اپنے شرعی فرض کو پہچانتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ جلد سے جلد ادا کر کے اپنے آپ کو دنیاوی خسران اور اُخروی عذاب سے بچانے والے قرار دیں۔ (نظارت بیت المال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

میری اہلیہ کی وفات

(از صوفی محمد ربیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس)

میری اہلیہ محترمہ کئی سالوں سے بوجہ ذیابیطس اور رحم کی تکالیف کے بیمار چلی آرہی تھیں ہر طرح کے علاج بدستور جاری رہے۔ مگر افسوس کہ گذشتہ ۶ ماہ سے مرض زیادہ بڑھ گیا اور بہت سی الجھنیں پیدا ہو گئیں۔

علاج میں اگرچہ کسی موقع پر بھی کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی تھی۔ مگر مشیت ایزدی کے آگے سب کچھ ہیچ ثابت ہوا۔

آخری ایام میں تقریباً ایک ماہ کراچی میں بہت سے چوٹی کے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹروں کا علاج کرایا گیا۔ حتیٰ کہ آپ کو جناح سنٹرل ہسپتال میں بھی چند روز کے لئے داخل کیا گیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ طبیعت کو دن بدن کمزور ہوتے دیکھ کر آپ کو واپس سکھر لانا پڑا۔ جہاں چند روز بیمار رہنے کے بعد بتاریخ ۲ جون ۴۹ء بوقت ۹ ½ بجے رات اپنے مولا سے جا ملیں گو بولنے کی طاقت بھی بہت ہی کم ہو گئی تھی۔ مگر ہوش تقریباً سارا وقت ہی قائم رہے۔

مرحومہ ایک دلیرانہ طبیعت رکھتی تھیں اور ہر کام کو خواہ کسی قسم کا کٹھن ہوتا بڑے اطمینان اور شوق سے کرتیں۔ محنت کی بہت عادی تھیں اور بیکار بیٹھنے کو عیب جانتی تھیں۔

گھر کے ہر ایک کام پر آپ کا پورا پورا کنٹرول تھا اور نہ صرف اندرون خانہ امور کو سنبھالتی تھیں بلکہ مویشی اور زمینداری اور دوسرے بیوپار وغیرہ کے کاموں کو بھی اچھی طرح سے اپنے قبضے میں لے رکھا تھا۔ آپ کی لڑکیاں بہوئیں اور کچھ خادم بھی تھے مگر سب سے زیادہ کام آپ خود کرتی تھیں اور اپنی مثال سے ہی ان کو ترغیب دیکر ان سے کام لینا پسند کرتی تھیں بہ نسبت اس کے کہ ان کو زبان سے کہیں۔

آپ بہت منکسر مزاج تھیں اور اکثر سچے خواب آیا کرتے تھے اور اب تقریباً ۶ ماہ سے کہہ رہی تھیں کہ میری موت کا وقت قریب آرہا ہے اب مجھ کو چھوڑ کر نہ جائیں۔ بلکہ میرے پاس بیٹھے رہیں اور مجھ سے باتیں کر لیں پھر یہ وقت نصیب نہیں ہو گا۔ واقعی بعد میں ایسا ہی ہوا۔

آپ کی زندگی کا سب سے بڑا شاندار واقعہ جو احمدیہ تاریخ کی ایک کڑی ہے یہ ہے کہ ۱۹۴۴ء میں آپ کے بڑے فرزند برخوردار فخر الدین بی۔ اے نائب تحصیلدار ... کی بڑی اور پہلی بیوی فوت ہو گئیں اور ان کو جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں آبائی قبرستان میں دفن کرنے پر سارے شہر والوں نے ملکر فساد برپا کیا اور بعد میں افسران ضلع اور پولیس کی مدد سے اسکو وہاں دفن کرایا اور بعد میں پھر مخالفین نے اسکی نعش کو اکھیڑ کر جلانے کی کوشش کی۔ یہ سخت طوفان احمدیت کی وجہ سے اٹھایا گیا تھا۔ ایسے موقعہ پر باوجود میرے نہ ہونے کے (کیونکہ میں خود سندھ میں ملازمت پر تھا اور بہت بعد میں پہنچ سکا تھا) معاملہ کو بڑی خوبی سے نبھانے کی تجویز کی اور برخوردار مخر کو ہر معاملہ میں مناسب مشورہ دے کر احمدیت کی عزت کو برقرار رکھا اور بعض دفعہ سرکاری اہلکاران پر اپنے مافی الضمیر کو بخوبی واضح کیا۔

اگرچہ شہر کے بہت سے لوگوں نے شرارت کر کے کئی دفعہ یہ پیشکش کی کہ جب یہ ساری تکلیف محض احمدیت کی وجہ سے ہے تو آپ اسکو چھوڑ کیوں نہیں دیتیں مگر آپ نے کہا کہ ہم بفضل خدا اس پر پکی طرح قائم ہیں اور کسی قیمت یا قربانی کے بدلے بھی اسکو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے گو ان کو وقتی طور پر بہت سخت تکلیف اٹھانی پڑی مگر آخری فتح کا سہرا احمدیت کے سر پر رہا اور وہ آبائی قبرستان ہم احمدیوں کے لئے ہمیشہ کے لئے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمت کی آغوش میں لے اور جنت الفردوس میں خاص مقام عطا فرمائے آمین ثم آمین

اسجگہ سکھر میں بہت تھوڑے احمدی احباب ہیں اور جنازہ میں صرف چند ایک احباب ہی شامل ہو سکے لہٰذا عرض ہے کہ دوسری جماعتیں مرحومہ کا غائبانہ جنازہ پڑھ کر ثواب میں شامل ہوں۔ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں آمین ثم آمین۔

میں اسجگہ مکرمی برادر ڈاکٹر عبد المجید صاحب ڈی ایم او ریلوے کراچی کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ کراچی میں آپ نے مرحومہ کے علاج میں ہر طرح کی مدد فرما کر مرحومہ کی خدمت کی خداوند کریم آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار محمد ربیع صوفی عفی عنہ ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر۔

مسلمان تبلیغ اسلام کے ذریعہ ہی دنیا میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں

(از مکرم فتح محمد صاحب شرما)

پنڈت بھگت رام جی رشی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ملک عرب میں بودھ ہوا۔ عرب کی جو حالت اس وقت تھی وہ تاریخ بتا رہی ہے۔ چاروں طرف بت پرستی اور ایک لفظ میں پورن وام مارگ پھیلا ہوا تھا۔ ان سب کے برخلاف اکیلی جان لڑتی رہی۔ اور شاید وہ سندیش جو انہوں نے دیا ان کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا اگر ان کی آواز کو ان کے خلفاء اور جانشین دنیا میں پھیلانے کا یقین نہ کرتے چالیس سال میں اسلام سپین تک جا پہنچا مصر اور دیگر ممالک اسلام کے حلقہ میں داخل ہو گئے اور اب کروڑوں انسان دنیا پر حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ لندن میں بھی مسجد بن گئی ہے۔ برلن میں بھی یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ ذرا شانتی سے سوچ اگر جناب حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد ان کے کام کو اپنا سمجھنے والے مسلم نہ ہوتے تو کیا یہ کبھی ممکن ہو سکتا تھا۔ (از اخبار آریہ ویر لاہور یکم مارچ ۱۹۳۱ء ص ۶)

اسی جذبہ کو لے کر جماعت احمدیہ دنیا بھر میں اسلام کو پھیلا رہی ہے۔ اور ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے اندر زندگی کی لہر پیدا کر دی تھی اور ہر میدان میں ہندوؤں کو شکست دے رہی تھی۔ جب ہندوؤں نے اپنی ناکامی کو دیکھا تو حیران و ششدر رہ گئے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر کمزور کرنا شروع کر دیا اگر جماعت احمدیہ کی طرح دیگر مسلم علماء بھی ہندوؤں کی چالوں میں نہ آتے تو تمام ہندوستان ہمیں پاکستان نظر آتا۔ کیونکہ ہندو خود یہ تحریر کر چکے ہیں کہ:-

”مشکل یہ ہے کہ ہندوؤں کو اپنے ہی ہموطنوں کی ایک جماعت کی طرف سے خطرہ ہے اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے کہ اسکے نتیجہ کے طور پر آریہ جاتی صفحہ ہستی سے مٹ سکتی ہے وہ خطرہ ہے تبلیغ و تنظیم کا مسلمانوں کی ایک جماعت کی طرف سے یہ کام اس قدر تیزی سے ہو رہا ہے کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ ان کی تعداد سال بسال کم ہو رہی ہے اور اگر اسے کسی طرح روکا نہ گیا تو ایکوقت ایسا آسکتا ہے۔ جبکہ آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔“ (از کرشن بی۔ اے۔ اخبار پرتاپ لاہور یکم دسمبر ۱۹۲۶ء ص ۱۳)

اب بھی وقت ہے کہ مسلمان جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامیہ کو دیکھیں اور اگر وہ اسلام کو پھیلانے میں مدد نہیں دے سکتے تو کم از کم جماعت احمدیہ کو اسلام کو پھیلانے سے روکنے کی ناگوار سعی نہ کریں اور اسطرح ہندوؤں کے گھر میں گھی کے چراغ جلانے کا موجب نہ بنیں ہم آپکی مخالفت کے باوجود تمام دنیا میں اسلام پھیلا رہے ہیں اور ہم نے اپنے عمل سے ہندوؤں کی چال کو ناکام بنا دیا ہے۔ کاش کہ مسلمانوں کے علماء بھی ہندوؤں کے جال میں پھنسنے کی بجائے اپنے ڈھنگ سے ہی اسلام کے پھیلانے کی جدوجہد کرتے۔

استجابت دعا کی حقیقت

آجکل کے لوگ جہاں دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ وہاں دعا کی قبولیت کی حقیقت سے بھی ناواقف ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں۔ ذیل میں سیدنا حضرت مسیح مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت الفاظ میں دعا کی قبولیت کی حقیقت پیش کی جاتی ہے۔ فرمایا:-

”اب ہم فائدہ عام کے لئے کچھ استجابت دعا کی حقیقت ظاہر کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ استجابت دعا کا مسئلہ حقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ فائدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا۔ اسکو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہیں اور دھوکے لگتے ہیں ... اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اسکے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اسکے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچکر اپنے خواص عجیب پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اسکے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اسکی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور قوت جذب جو اسکے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسوجہ سے یہ بات ارباب کشف و کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے درحقیقت استجابت دعا ہی ہے کہ جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں ... وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی ہیں۔

اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد“

(برکات الدعا)

خاکسار عبد الحق شاگرد واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ

(بقیہ صفحہ ۲)

پاکستان کی شہرت کو چار چاند لگانیوالی شخصیت

پاکستان کے متعلق امریکی باشندوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے امام مسجد شکاگو نے فرمایا۔ وہ امریکی باشندے جو مشرق کی سیاسیات میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ ایشیا کے مستقبل میں پاکستان ایک اہم کردار ادا کرنیوالا ہے مزید برآں یو۔ این۔ او کے گذشتہ اجلاس میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے جس خدا داد لیاقت اعلیٰ سیاسی تدبر اور عدیم المثال فراست کا ثبوت بہم پہنچایا ہے اسکی وجہ سے امریکہ کے اعلےٰ سیاسی حلقوں میں پاکستان کی وقعت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے اور اب وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ بین الاقوامی مسائل کا حل تلاش کرنے میں اس ملک کی رائے کو کسی طرح بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن بایں ہمہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ امریکن پبلک کو پاکستان کے قیام اور مقاصد سے پوری طرح باخبر کیا جائے ہر چند کہ اس بارے میں اگر کافی کوششوں سے کام لیا جا رہا ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا پراپیگنڈا خواہ کتنے ہی بلند معیار پر کیوں نہ پہنچا ہوا ہو پھر بھی ایک نئی مملکت ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ تک اس میں مزید مساعی کی گنجائش نکلتی چلی آئے گی اور ہر نئی کوشش مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوگی چنانچہ ان غیر معمولی حالات میں یہ نہایت ضروری ہے کہ پراپیگنڈے کے طریقوں میں ہر آن تنوع پیدا کریں کہ امریکی عوام کی توجہ کو قیام پاکستان اور اسکے مقاصد کی طرف کھینچا جاتا رہے۔ سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اصل حالات کا صحیح احساس نہ کرتے ہوئے امریکی باشندے تقسیم کو اچنبھا خیال کرتے ہیں۔ اسلئے جب تک قیام پاکستان کا پس منظر پوری وضاحت کے ساتھ ان کے ذہن نشین نہ کرایا جائیگا۔ اس وقت تک ان کی دلی حمایت حاصل نہ ہو سکے گی۔

ایک اور اہم ضرورت

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اس وقت اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ پاکستانی طلباء کثرت کے ساتھ امریکی یونیورسٹیوں میں بھیجے جائیں۔ وہاں دیگر ممالک کے مقابلے میں بالعموم اور ہندوستان کے مقابلے میں بالخصوص پاکستانی طلباء کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ جتنے زیادہ طلباء بھی وہاں بھجوائے جائینگے۔ وہ ایک لحاظ سے پاکستان کے سفیر ہی ثابت ہونگے۔

فلسطینی مہاجرین کے لئے لاکھ روپیہ سے زیادہ کا عطیہ

کراچی ۲۷ جولائی:۔ گذشتہ فروری میں حکومت پاکستان نے فلسطینی مہاجرین کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا تھا۔ ان مہاجرین کی حالت زار کے پیش نظر حکومت کچھ عرصہ سے اس عطیہ میں اضافہ کرنے پر غور کر رہی تھی۔ چنانچہ اب اس نے انہیں مزید ۶۰،۰۰۰ ۴۷ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ رقم متحدہ اقوام کے امداد فلسطینی مہاجرین کے ڈائرکٹر کے ذریعہ بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

کراچی میں کارخانوں کا رجسٹریشن

کراچی مورخہ ۲۷ جولائی:۔ فیکٹریز ایکٹ "۳۴" کی دفعہ ۹ کے تحت فیکٹری سے مراد لیا ادارہ ہے۔ جہاں پچھلے بارہ مہینے میں کسی دن بیس یا اس سے زیادہ آدمیوں نے کام کیا ہو۔ اور جس کے کسی حصہ میں اشیاء تیار کرنے۔ اشیاء میں ترمیم کرنے اشیاء کی زینت بڑھانے یا پیکنگ یا "فنشنگ" کا کام یا استعمال فروخت۔ یا نقل و حمل کے لئے اشیاء کو ٹھیک ٹھاک کرنے کا کام۔ یا تیل۔ پانی یا گندے پانی کو پمپ کے ذریعے سے چلانے کا کام یا بجلی پیدا کرنے اور بجلی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام بجلی کے ذریعہ یا معمولی طور پر ہوتا ہو۔ ایسے اداروں کو فیکٹریز ایکٹ ۱۹۳۴ء کے تحت "کارخانوں کے انسپکٹر" کے پاس رجسٹرڈ کرانا چاہیئے۔

دیکھا گیا ہے کراچی میں کئی کارخانے ایسے ہیں جو اس طریقہ سے رجسٹرڈ کرائے بغیر کام کر رہے ہیں یہ جرم ہے جس کے لئے ۵۰۰ روپیہ تک جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔ لہذا جو کارخانے رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ان کے مالکوں کو خود انہی کے مفاد کی خاطر مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس پریس نوٹ کے اجراء سے ایک ہفتہ کے اندر اپنے کارخانے چیف انسپکٹر آف فیکٹریز۔ سندھ کراچی ٹاؤن ہاؤس میکلوڈ روڈ کراچی کے پاس رجسٹرڈ کرالیں۔ انہیں کراچی ایڈمنسٹریشن کی لیبر برانچ کو بھی حسب ذیل معلومات بہم پہنچانی چاہئیں۔ کارخانہ کا نام اور پتہ:۔ کیا چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ جو شخص کارخانہ پر قابض ہے۔ اس کا نام اور پتہ۔ (یعنی وہ شخص جس کے ہاتھ میں کارخانے کے معاملات کا آخری کنٹرول)

شامی کمیٹی کا اجلاس

بیروت ۲۶ جولائی:۔ عراق اور اردن کی حکومتوں کو ایک برقیہ میں وزیراعظم ریاض الصلح نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس کی تاریخ اور جگہ کے متعلق مصری تجویز کے سلسلہ میں اپنے نظریات سے مطلع کرنے کی درخواست کی ہے (استار)

بیگم لیاقت علی خان کی تقریر

کراچی ۲۶ جولائی:۔ بیگم لیاقت علی خان نے یکشنبہ ۲۴ جولائی کو ۷ بجے شام جناح مرکزی ہسپتال کے کتب خانہ کا افتتاح کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی آج اس کتب خانہ کے رسمی افتتاح سے جناح مرکزی ہسپتال کی "نشو و نما" کا ایک دلچسپ دور شروع ہوتا ہے یہ ایک ایسا بچہ ہے جو بچوں کے امراض اور عوارض میں مبتلا رہا۔ اور جس کی خبر گیری اور توجہ سے کی گئی۔ جس طرح مائیں اپنے بچوں کی خبر گیری کرتی ہیں۔ اب اس بچہ کو کتابیں درکار ہیں۔ اور یہ اس کی صحت مندانہ نشو و نما کی ایک مسرت انگیز علامت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا مستقبل پر منفعت اور پر مسرت ہے۔ مجھے بھروسہ ہے۔ کہ یہ کتب خانہ جو اس وقت ایک پودہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ترقی کر کے ایک تناور مضبوط درخت بن جائے گا۔ جس کے سایہ میں آپ لوگ دن کی گرمی اور سختی سے بچنے کے لئے آرام کریں گے۔ جس کے خوشنما اور خوشبودار پھول آپ کی تھکی ہوئی آنکھوں اور دلوں کو ٹھنڈک پہنچائیں گے۔ اور جس کے پھل آپ کی تنہائی۔ ناامیدی اور نا واقفیت کو دور کر کے آپ کے دماغوں کو روشن کریں گے۔

آسٹریلیا میں یورینیم کے ذخائر

کینبرا ۲۶ جولائی:۔ آسٹریلیا کے کیپلائی کے وزیر مسٹر آرم اسٹرانگ بہت عجلت کے ساتھ جنوبی آسٹریلیا میں ریڈیم ہل جا رہے ہیں جہاں سے تحقیقات سے یورینیم کے وسیع ذخائر کی موجودگی کا پتہ لگا ہے۔ یہ ذخیرے آسٹریلیا کے سابقہ سب سے بڑے یورینیم کے ذخائر وارتھ مونٹ پینٹر سے بھی زیادہ بڑے ہیں (استار)

برطانیہ کے لئے عراقی کھجوریں

بغداد ۲۶ جولائی۔ استار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ عراقی اقتصادیات کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر ندیم الپاچی نے اپنے حالیہ دورہ لندن کے دوران میں برطانیہ کے لئے عراقی کھجوریں برآمد کرنے کے سوال پر گفت و شنید کی (استار)

گڑ کی پیداوار

اس سال گڑ کی پیداوار کا اندازہ ۱۰،۱۹،۰۰۰ ٹن لگایا گیا ہے۔ جب کہ سال گذشتہ کا آخری اندازہ ۳۳،۰۰۰،۰۰۰ ٹن تھا۔

صنعتی و تجارتی اطلاعات!

۱۵ اگست ۱۹۴۹ء کے بعد بھوسہ کے موجودہ کارڈ بیکار ہو جائیں گے۔ کراچی کے راشن والے علاقہ میں جو لوگ مویشی پالتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ نئے کارڈوں کے لئے اپنے علاقوں کے راشننگ افسران کو ضروری معلومات بہم پہنچائیں:۔

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۹ء کو جمہوریہ فلپائن اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان فضائی نقل و حمل کے متعلق ایک باہمی معاہدہ ہوا ہے۔

دولت پاکستان بنک کے کراچی۔ پشاور۔ لاہور اور ڈھاکہ کے دفتر میں پھٹے ہوئے پاکستانی نوٹ بغیر کٹوتی کے تبدیل کئے جاتے ہیں۔

جو کا زیر کاشت رقبہ کا اندازہ بابت ۱۹۴۸-۴۹ء ۵،۲۹،۰۰۰ ایکڑ ہے۔ جب کہ گذشتہ سال ۴،۷۷،۰۰۰ تھا۔

برطانیہ کی چیمبر تجارتی فرموں کا ایک نمائندہ پاکستان میں کاروباری دورہ کر رہا ہے۔ جو اشخاص چاہیں۔ وہ اس نمائندہ سے اوقات کار میں محکمہ تجارتی اطلاعات و اعداد و شمار ریلاک عالم فون نمبر ۵۹۱ میں ملاقات کر سکتے ہیں۔ نیز اشیاء کے نمونے نہرستیں اور نرخ نامے دیکھ سکتے ہیں۔

سال ۱۹۴۸-۴۹ء کی بابت گنے کے زیر کاشت رقبہ کا آخری اندازہ ۷،۱۴،۰۰۰ ایکڑ کیا گیا ہے جب کہ گذشتہ سال یہ اندازہ ۶،۸۱،۰۰۰ ایکڑ تھا۔

چندہ امداد درویشان قادیان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

سابقہ اعلان کے تسلسل میں چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان جملہ بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو جنہوں نے میری تحریک پر اپنے درویش بھائیوں اور ان کے مستحق رشتہ داروں کی امداد کے لئے چندہ دیا ہے فجزاھم اللہ خیراً

نمبر	نام	رقم
(۱)	مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی معہ اہلیہ خود	۵ — ۰ — ۰
(۲)	چوہدری محمد طفیل صاحب ولد ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا	۳ — ۰ — ۰
(۳)	بابو سراج الدین صاحب آف محلہ دار الفضل حال لاہور	۵ — ۰ — ۰
(۴)	لجنہ اماء اللہ کوٹھہ حلقہ اسلام آباد بذریعہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبد العزیز صاحب	۵۶ — ۰ — ۰
(۵)	ڈاکٹر عبد القیوم صاحب خانپور ڈھیری۔	۵ — ۰ — ۰
(۶)	مبارک احمد صاحب معاہد خانپور ہزارہ	۵ — ۰ — ۰
(۷)	محمد ابراہیم صاحب غلہ منڈی جڑانوالہ۔	۱۲ — ۰ — ۰
(۸)	صفیہ بیگم صاحبہ بنت حافظ غلام رسول صاحب مرحوم وزیر آبادی۔	۵ — ۰ — ۰
(۹)	مخدوم محمد ایوب صاحب (امیر جماعت بھیرہ)۔	۱۰ — ۰ — ۰
(۱۰)	چوہدری نذیر احمد صاحب باڈہ۔ ضلع لاڑکانہ سندھ	۲۰ — ۰ — ۰
(۱۱)	امۃ الحی صاحبہ بنت محمد بشیر صاحب چغتائی۔ گوجرانوالہ	۲ — ۰ — ۰
(۱۲)	قریشی مطیع اللہ صاحب قادیانی حال سیالکوٹ	۱۰ — ۰ — ۰
(۱۳)	سیدہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ بنت سید ظہور الحسن صاحب مرحوم پشاور	۱۰ — ۰ — ۰
(۱۴)	شیخ عبد القادر صاحب سوداگر چرم حلقہ سلطان پورہ لاہور	۲۵ — ۰ — ۰
(۱۵)	میاں محمد علی صاحب راعی حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔	۱۰ — ۰ — ۰
(۱۶)	میاں مجید احمد صاحب سیکرٹری مال لاہور	۵ — ۰ — ۰
(۱۷)	میاں غلام محمد صاحب ثالث معہ پسران و اہلیہ خود بھاٹی گیٹ لاہور	۵ — ۰ — ۰
(۱۸)	عبد الحی صاحب بٹ۔ سیالکوٹ	۱۰ — ۰ — ۰
(۱۹)	سید ابو الحسن صاحب پشاور	۱۰ — ۰ — ۰
(۲۰)	جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو لاہور بذریعہ عبد الحمید صاحب عارف صدر حلقہ	۱۱ — ۰ — ۰
(۲۱)	شیخ محمد حسین صاحب چمڑا منڈی لاہور	۵ — ۰ — ۰
(۲۲)	عبد المنعم نعیم صاحب ابن عبد الغفور صاحب کوچک لاہور	۱۰ — ۰ — ۰
(۲۳)	ایک خاتون سکنہ قادیان تم ماڈل ٹاؤن حال کوہ مری (انہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی)	۵۰ — ۰ — ۰
(۲۴)	ڈاکٹر محمد دین صاحب آف قادیان حال لنڈی کوتل	۲۰ — ۰ — ۰
(۲۵)	شیخ عبد المالک صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈرائنگ آفس ریلوے لاہور	۱۵ — ۰ — ۰
(۲۶)	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد المالک صاحب مذکور	۵ — ۰ — ۰
(۲۷)	شمیم شوکت صاحبہ بنت شیخ عبد المالک صاحب مذکور	۵ — ۰ — ۰
(۲۸)	ملک عبد الوہاب صاحب طالبعلم مغلپورہ کالج	۵ — ۰ — ۰

(نوٹ:۔ موخر الذکر چار اصحاب نے یہ رقم قادیان کے دوستوں کیلئے عیدیہ کے طور پر دی ہے) میزان رقوم امداد ۳۳۹ — ۰ — ۰

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب نے افطاری اور فدیہ کے طور پر ذیل کی رقوم دی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی جزائے خیر دے:۔

نمبر	نام	مد	رقم
(۱)	چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش آف محلہ دار الفضل حال لائلپور	بطور فدیہ	۲۵ — ۰ — ۰
(۲)	لجنہ اماء اللہ کوٹھہ حلقہ اسلام آباد بذریعہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبد العزیز صاحب	"	۱۱۴ — ۱۲ — ۰
(۳)	حکیم فضل محمد صاحب معہ اہلیہ خود پبی ضلع پشاور	"	۱۵ — ۰ — ۰
(۴)	چوہدری نذیر احمد صاحب باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ	برائے افطاری	۲۰ — ۰ — ۰
(۵)	اہلیہ صاحبہ کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب ڈرگ روڈ کراچی	بطور فدیہ	۱۵ — ۰ — ۰
(۶)	سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو لاہور	"	۲ — ۰ — ۰
(۷)	اہلیہ سردار غلام حیدر صاحب مذکور	"	۲ — ۰ — ۰
(۸)	چوہدری فتح محمد صاحب آف کالرا دیوان سنگھ حال کرشن نگر لاہور	"	۷ — ۰ — ۰

میزان رقوم فدیہ و افطاری ۲۰۰ — ۱۲ — ۰

نوٹ:۔ الفضل مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۴۹ء میں امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حیدر آبادی اور جماعت احمدیہ لائلپور کے جن چیکوں کا ذکر تھا وہ وصول ہو گئے ہیں۔ جزاھم اللہ خیراً

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۷/۷/۴۹

نظم و ضبط اور محنت کے ساتھ پاکستان کی خدمت کرو

عید الفطر کے موقع پر وزیر اعظم پاکستان کا بیان

اس تقریب سعید پر میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ یہ عید ان کے لئے مسرت و شادمانی کا باعث ہو۔ یہ یوم مسرت ایک ماہ تک روزہ رکھنے کے بعد آتا ہے۔ اور مخصوص اہمیت رکھتا ہے۔ جسے کبھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ رمضان المبارک کا مقصد تمام مسلمانوں میں ضبط و نظم اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ ایک ماہ تک مسلمان برضا و رغبت زندگی کی بعض آسائشیں ترک کر دیتے ہیں اس کے بعد افراط اور فراوانی کی مسرتیں آتی ہیں اور پرہیز و احتیاط کا زمانہ ختم ہوتا ہے افراد کی زندگی پر بھی انہی اصولوں کا اطلاق ہوتا ہے جن کا قوموں کی زندگی پر ہوتا ہے۔ یعنی جو چیز ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے وہ کچھ عرصہ کے ضبط و نظم قربانی اور مشقت کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ اصول حیات ہے اور خواہ ہم کچھ ہی کریں۔ ہم اسے بدل نہیں سکتے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا نصب العین کہ ایک پرامن مستحکم اور خوشحال پاکستان قائم ہو۔ صرف اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ ہم ایک عرصہ تک ضبط و نظم اور پوری قوت کے ساتھ حقیقی جفاکشی سے کام کریں۔ ہم آج جو قربانیاں کریں گے۔ کل بار آور ہوں گی۔ اور آئندہ نسلیں نہ صرف ہمیں شکریہ کے ساتھ یاد کریں گی۔ بلکہ ان کے دلوں میں ہماری مثال سے ولولہ پیدا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ بفضلہ تعالےٰ ہم پاکستان کی بہترین خدمات مسرت کے ساتھ انجام دے سکیں گے۔

بین الاقوامی کلب کی توسیع

لندن ۲۷ جولائی۔ پاکستان کے ہائی کمشنر اور دوسرے سفارتی اور سیاسی اثرات کی وجہ سے کراینڈلن کے بین الاقوامی لسانی کلب نے اپنی سکونتی گنجائش میں ۵۰ فی صدی اضافہ کرنے کے لئے مقامی کونسل کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ اس میں جنگ کے بعد سے پاکستان اور ہندوستان کے ۲ ہزار طالبعلم مقیم ہیں۔

دو سال قبل ۲ لاکھ پونڈ خرچ کر کے مرکز کو مکمل طریقہ پر بنانے کی جو اسکیم نامنظور کی گئی تھی اس منظوری سے اسکی تلافی نہیں ہوئی۔ سابقہ اسکیم سمندر پار کے ۳ ہزار طالبعلموں کو ایک عمارت میں جگہ دینے کی تھی۔ اب اس منظوری کے بعد کلب منتظم مسٹر ہیرلنس ڈر سکول کو اپنے خواب کو عملی جامہ پہنانے کی جانب ایک اور قدم اٹھانے کا موقعہ ملگیا ہے۔ پاکستان ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے ۵۰۰ طالبعلم ۳۸ الگ الگ مکان میں آباد ہیں ان میں سے ہر ایک طالبعلم کے لئے ایک الگ کمرہ ہے۔ (اسٹار)

قوم پرستوں کے ہیڈ کوارٹر کا انتقال!

ہانگ کانگ ۲۷ جولائی جنوبی چین کے مبصروں کو یقین ہے کہ اسوقت کمیونسٹوں کی جس پیشقدمی سے صوبہ ہونان کے دار الحکومت چانگ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ وہ کوئی محدود پیشقدمی نہیں ہے بلکہ وہ کینٹن اور جنوبی چین کی یلغار کا ایک جز ہے۔ جنوبی چین میں قوم پرست کمانڈر نے اپنا ہیڈ کوارٹر چانگ سے منتقل کر دیا ہے۔ کمیونسٹ کسی وقت بھی چانگشا میں داخل ہو سکتے ہیں۔ کمیونسٹوں نے انجی سے ہونان کا ایک گورنر چن لیا ہے۔ اور بڑے بڑے شہروں کے لئے رئیس البلاد مقرر کر دیئے ہیں۔ یہاں پہونچنے والے مسافروں کا بیان ہے کہ کینٹن پر کمیونسٹوں کی یلغار روکنے کے متعلق قوم پرستوں کی اہلیت پر کسی قسم کا اعتماد نہیں ہے کمیونسٹ چین سے تجارت کرنے کے لئے برطانوی تاجروں کی امیدیں بہت سرعت سے ختم ہوتی جا رہی ہیں۔

کمیونسٹوں کا کافی اقتصادی دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ لیکن وہ یہی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ غیر ملکی تجارت پر انحصار کرنے کے مقابلہ میں سختی سے زندگی گزارنے پر آمادہ ہیں۔ (اسٹار)